پیغامِ حج

۱۴۱۵ھ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

"اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ وَ الصَّلوٰۃُ وَ السَّلاَمُ عَلیٰ خَیْرِ خَلْقِہِ مُحَمَّد الْمُصْطَفٰی وَ آلِہِ الطَّاھِرِیْنَ."

"وَ اَذِّنْ فِی النَّاسِ بِالْحَجِّ یَأْتُوْکَ رِجَالاً وَّ عَلیٰ کُلِّ ضَامِرٍ یَّأْتِیْنَ مِنْ کُلِّ فَجٍّ عَمِیْقٍ."(۱)

جس طرح سے جہانِ طبیعت پر بہار نشاطِ زندگی سے لبریز ہوکر اپنے معین وقت میں آتی ہے اسی طرح موسمِ حج بھی جو روح و دل کی بہار ہے اور میقات تک پہنچنے والے مسلمانوں کے دل میں توحیدی زندگی کی روح پیدا کرنے کا موسم ہے، ہر سال خدا کے مقرر کردہ وقت پر آتا ہے، پاک اور مبارک چشمے کی طرح بہتا ہے اور پورے عالمِ اسلام پر حیاطِ طیبہ کی پھوار برساتا ہے۔ اور جن لوگوں کی رسائی اس مبارک چشمے تک ہوتی ہے وہ گناہ، شرک، مادّی سوچ، پستی اور بدکرداری کے خیالات کے گرد و غبار سے دھل جاتے ہیں۔ اور اگر وہاں پہنچنے والے اہلِ توجہ اور اہلِ تذکر ہوں تو عمر بھر کے لئے اچھائیوں اور کامیابیوں کا ذخیرہ حاصل کرتے ہیں۔

چودہ سو سال سے زیادہ عرصے سے محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی آواز میں ابراہیم خلیلؑ کی ندا ہر سال اسی موسم میں بیت اللہ کے مہمانوں کو اتحاد و معنویت کے مرکز کی طرف لے آتی ہے' تاکہ مرکزِ توحید کے گرد اس عروجِ ابدی کے تسلسل کے ہمراہ طواف کریں اور مقامِ ابراہیمؑ کے پیچھے کعبۂ محمدیؐ کی طرف نماز پڑھیں۔ اور صفا اور مروہ کے درمیان صدق وصفا پانے کے لئے مؤمن کی ابدی سعی کو مجسم کریں۔ اور عرفات میں اپنے حقیر اور ناچیز ہونے کی شناخت اور خدا کی عزت وعظمت کی معرفت حاصل کریں۔ اور مشعر میں اپنے وجود کے تاریک صحرا میں نور حق کی تابندگی کا ادراک اور خدا سے قلبی لگاؤ' عشق اور اس سے انس پیدا کرنے' نیز اسے یاد رکھنے اور یاد کرنے کا شعور پائیں۔ اور منیٰ میں شیطانِ بزرگ اور دیگر چھوٹے بڑے شیطانوں کو نشانے پر لیکر سنگ باری کریں۔ اور راہِ بندگی سے منحرف کرنے والی خواہشات اور تمایلات کو ذبح کرنے کی غرض سے علامتی طور پر منیٰ میں ایک قربانی ذبح کریں۔ اور یہ سارے مناسک احرام کی حالت میں' جبکہ حاجی اپنے حریمِ قلب وروح میں اس بہشت کی نعمتوں سے باز رہتا ہے' دیگر مسلمانوں کے ساتھ بجالائیں' جو کہ قومیتوں اور ثقافتوں اور مادّی اور معنوی مرتبوں میں مختلف ہیں اور مختلف ممالک سے آئے ہوئے ہیں۔ اور اپنی مادّی زندگی کی اس آلودہ فضا میں روح ودل پر لگے ہوئے میل کچیل کو ہٹانے کے لئے علامتی طور پر حلق وتقصیر کریں۔ اور گناہوں کی دوری اور خدا کی محبت ومعرفت کی تجلی کی وجہ سے روح ودل کو حاصل ہونے والی طراوت اور تازگی کے ساتھ پھر سے خدا کے گھر کی طرف پلٹیں اور پہلے سے بہتر معنویت کے افق پر فائز ہوکر طواف' نماز اور سعی کو بجالائیں اور توحید' معنویت اور صدق وصفا کے ذخیرے کے ساتھ' نیز شیطان کا مقابلہ کرنے کے عزمِ راسخ اور اپنے نفس پر غالب آنے کی قوت کے ساتھ اپنے اپنے ممالک کو لوٹنے کی تیاری کریں۔ اور عطرِ حج سے دنیا کے گوشے گوشے کو معطر کرنے کے لئے آمادہ ہوجائیں۔ اسلام کی بے مانند حکمت نے اس حیرت انگیز' اسرار ورموز سے بھری ہوئی آزمائش کو اس طرح سے مرتب کیا ہے کہ ہر دور میں' ہر زمانے میں اور دنیا کے مشرق ومغرب میں

جہاں جہاں تک اسلام پھیلا ہے وہاں وہاں تک اسلام کے اس عظیم پیکر کے بکھرے ہوئے اعضا کو جوڑنے اور یکجا کرنے کے لئے یہی ایک واجب کافی ہے۔

ہر سال مخصوص تاریخوں میں سب یکجا ہوتے ہیں' اس زمانے میں بھی جب دنیا کے بعض ملکوں سے کعبے کا سفر مشتاقانِ خانۂ خدا کے لئے پورے ایک سال کا تھا' اور اس زمانے میں بھی جب امت مسلمہ کے دشمنوں کو اپنا زہریلا پروپیگنڈہ کرۂ ارض کے تمام علاقوں تک پہنچانے کے لئے ایک گھنٹے سے زیادہ (وقت) کی ضرورت نہیں۔ ہمیشہ اس عظیم پیکر (امتِ مسلمہ) کے منتشر اور بکھرے ہوئے اجزا اس اتحاد و طاقت کے مرکز کے محتاج رہے ہیں جو صفا و معنویت' برادری و اخوت' توحید و معرفت اور علم و آگاہی کا مرکز ہے۔ اسلام میں اگر حج نہ ہوتا تو ایک بنیادی رکن اور ایک جوہری جز کی کمی رہتی۔ حج کی ذات اور جوہر میں دو اہم عناصر پائے جاتے ہیں۔

۱۔ فکری و عملی طور پر خدا سے نزدیکی اور قربت۔

۲۔ شیطان اور طاغوت سے جسمانی اور روحانی دوری۔

حج کے اعمال و تروک سب کے سب ان دونوں کو حاصل کرنے اور ان کے مقدمات و اسباب فراہم کرنے کے لئے ہیں۔ اسلام اور دیگر الٰہی ادیان کا خلاصہ بھی یہی دونوں ہیں:

"وَ لَقَدْ بَعَثْنَا فِیْ کُلِّ اُمَّةٍ رَّسُوْلًا اَنِ اعْبُدُوا اللّٰهَ وَ اجْتَنِبُوا الطَّاغُوْتَ." (۲)

حج سے متعلق مندرجہ ذیل آیات اور اس طرح کی دیگر آیات میں بھی ان دونوں عناصر (قربِ خدا اور طاغوت سے دوری) کو پیشِ نظر رکھا گیا ہے:

"حُنَفَآءَ لِلّٰهِ غَیْرَ مُشْرِکِیْنَ بِهٖ." (۳)

"فَاِلٰهُکُمْ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ فَلَهٗۤ اَسْلِمُوْا." (۴)

"فَاِذَا قَضَیْتُمْ مَّنَاسِکَکُمْ فَاذْکُرُوا اللّٰهَ کَذِکْرِکُمْ اٰبَآءَکُمْ اَوْ

اَشَدَّ ذِکْرًا."(۵)

ذکر، نماز، تسلیم، احرام، اپنے آپ اور خدا میں غور و فکر، تصفیۂ باطن اور سعی و تلاش وہ امور ہیں جن سے قرب خدا حاصل ہوتا ہے۔ اور آخر میں یہی امور حاجی کے توشہ دان سفر حج میں تقویٰ کو زادِ راہِ زندگی بنا کر رکھ دیتے ہیں: "تَزَوَّدُوْا فَاِنَّ خَیْرَ الزَّادِ التَّقْوٰی وَ اتَّقُوْنِ یٰٓاُولِی الْاَلْبَابِ." (۶) مذکورہ امور کے نتائج شیطان اور طاغوت سے اجتناب کرنے، پستیوں میں دھکیلنے والی خواہشات اور شہوات سے دلبستگی توڑنے، صبر و خود اعتمادی کی توانائی اور عظیم امتِ اسلامی کی قوت سے مدد حاصل کرنے کی صورت میں نکلتے ہیں۔

ان اہم نتائج کو پانے کے لئے طواف، سعی، وقوفِ عرفات، مشعر، منیٰ میں سب کے مل کر ہر طرف سے جمرات شیطان کو ہدف قرار دینے اور شیطان سے عمومی اظہارِ نفرت و برائت کرنے کے مقامات میں مسلمانوں کو ہم آوازی، ہم فکری، ہم گامی اور ہم آہنگی کی صورت میں حرکت کرنے کی ضرورت ہے۔ مختصر یہ کہ ہم دستی، ہم دلی، دنیا بھر کے تمام مسلمانوں میں ہم عزمی، امن و امان اور قدرت و توانائی کا احساس، اتحاد اور ہمبستگی کے سائے میں حاصل ہوتے ہیں: "وَ اِذْ جَعَلْنَا الْبَیْتَ مَثَابَةً لِّلنَّاسِ وَ اَمْنًا." (۷) اگر حج کو اسی طرح بجالایا جائے جس طرح قرآن نے چاہا ہے۔ اور پیغمبر اسلامؐ نے فرمایا ہے اور عمل کیا ہے: "خُذُوْا عَنِّیْ مَنَاسِکَکُمْ." (۸) پیغمبرؐ کے عمل سے حج کے مناسک حاصل کئے جائیں تو یہ افراد کو کمال اور امت کو عزت فراہم کرے گا۔ جس کسی نے بھی ایسے حج کی مخالفت کی اور حج کو ان خطوط سے جدا کرنا چاہا کہ جن پر اسے تسلیم کیا گیا ہے، تو اس نے حقیقت میں فردِ مسلم کے کمال اور امت مسلمہ کی عزت کی مخالفت کی ہے۔

آج کا استکبار صہیونیت کے منصوبے کے مطابق امریکہ کی سربراہی میں آشکارا طور پر اسلام اور مسلمانوں کے مقابلے میں ہے۔ یہ اسلام دشمنوں کی دیرینہ اسلام دشمنی کا تسلسل ہے، لیکن آج جدید طریقوں، جدید مقاصد اور جدید وسائل کے ساتھ اظہارِ دشمنی کرتے ہیں۔ کتنے

افسوس کی بات ہے کہ مسلمان ایسے فتنہ انگیز، فتنہ پرور اور برسرِ پیکار دشمن کا مقابلہ کرنے کے لئے حج سے فائدہ نہ اٹھائیں، جبکہ حج بہترین مرکزِ استقامت، مرکزِ قوت اور محورِ اتحاد ہے۔ مسلمان ایسے مرکز کے ہوتے ہوئے دشمنوں کے مقابلے میں نہتے رہیں اور مقابلہ نہ کریں۔ کامل اور بامعنی حج تقریبِ قلوب، تبادلِ علم و آگاہی اور دشمنوں کے مخفی مقاصد کی افشاگری کرسکتا اور اسلام اور مسلمانوں کے خلاف دشمنوں کی سازشوں کو ناکام بنا سکتا ہے۔

آج اسلام دشمنوں، یعنی استکباری اور صہیونی قوتوں کا بنیادی اور اہم کام مسلمانوں میں افتراق ڈالنا اور جو بھی ملک، حکومت یا معاشرہ اسلامی بیداری اور قرآن کی حاکمیت کی حمایت کرتا اور اسلام و مسلمین کی عزت کی بات کرتا ہے، اس کے خلاف طرح طرح کے پروپیگنڈے کر کے اسے بدنام کرنا ہے۔ اس لئے کہ صاف ظاہر ہے اگر وہ افتراق اور پروپیگنڈے کے زور پر امت کے اس فعال اور متحرک حصے کو امت کے بقیہ حصے سے جدا کرنے میں کامیاب ہو جائیں، تو پورے پیکرِ اسلام کے خلاف جو ان کی حیثیانہ تدبیریں ہیں ان کو پورا کرنا آسان ہو جائے گا۔

اِن دنوں اسلامی جمہوریۂ ایران کے خلاف وسیع پیانے پر پروپیگنڈے کی یلغار دنیا کے سامنے ہے۔ اگرچہ خدا کے فضل سے ابھی تک وہ اپنی اس پروپیگنڈہ مہم میں ناکام ہیں، لیکن پھر بھی وہ اس سے باز نہیں آئیں گے۔ حضرت امام خمینیؒ کے زمانے سے اب تک ان کی ایران دشمنی کی بنیادی وجہ یہ ہے کہ اس ملک میں ہر سیاسی فیصلے کو اسلام کے معیار پر پرکھا جاتا ہے، پھر اسے قبول یا رد کیا جاتا ہے۔ تمام سیاسی فیصلے اور اقدامات اسلامی تعلیمات کی بنیاد پر کئے جاتے ہیں۔ ہم صہیونزم سے تعلقات کو مسترد کرتے ہیں، اس لئے کہ اس سے تعلقات جوڑنا فلسطینیوں کی جلاوطنی اور فلسطین پر غاصبانہ قبضے کو تسلیم کرنے کے مترادف ہے۔ ہم فلسطین، بوسنیا، افغانستان، کشمیر، چیچنیا، آذربائیجان اور الجزائر کے عوام اور دیگر مسلمان قوموں کی حمایت کرتے ہیں۔ اس لئے کہ قرآن نے واضح اور آشکارا طور پر کمزوروں اور مستضعفین کی حمایت کو ضروری قرار دیا ہے:

”وَ مَا لَکُمْ لَا تُقَاتِلُوْنَ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ وَ الْمُسْتَضْعَفِیْنَ مِنَ الرِّجَالِ وَ النِّسَآءِ وَ الْوِلْدَانِ الَّذِیْنَ یَقُوْلُوْنَ رَبَّنَآ اَخْرِجْنَا مِنْ هٰذِهِ الْقَرْیَةِ الظَّالِمِ اَهْلُهَا وَاجْعَلْ لَّنَا مِنْ لَّدُنْکَ وَلِیًّا وَّاجْعَلْ لَّنَا مِنْ لَّدُنْکَ نَصِیْرًا.“(۹)

اور ہم اسلامی ممالک اور دیگر کمزور ملکوں میں امریکہ کی اثر اندازی' دخل اندازی اور تسلط کی مخالفت کرتے ہیں' اس لئے کہ یہی قرآن کا حکم ہے:

”لَا تَتَّخِذُوْا عَدُوِّیْ وَ عَدُوَّکُمْ اَوْلِیَآءَ تُلْقُوْنَ اِلَیْهِمْ بِالْمَوَدَّةِ.“(۱۰)

ہم اپنے ملک میں قوانین اور ضوابط کا معیار' اسلامی احکام کو سمجھتے ہیں' اس لئے کہ قومی عزت' آزادی' آسائش اور مادّی و معنوی کمال کا حصول اسلامی احکام پر عمل کرنے سے وابستہ ہے۔ یہ سب وہ اسباب ہیں جن کی وجہ سے عالمی استکبار صہیونی ریشہ دوانیوں کے ہمراہ ایران کو اپنا بڑا دشمن سمجھتا ہے اور ممکنہ دشمنی سے نہیں چوکتا۔ خوش آئند بات یہ ہے کہ تمام اسلامی ممالک میں ہمارے اہداف اور مقاصد کو پذیرائی حاصل ہو رہی ہے۔ اکثر اسلامی ممالک کے جوانوں' پڑھے لکھے طبقوں' علمی مراکز کے اہلِ علم اور یونیورسٹیز کے اساتذہ اور شعرا' ادبا اور پاکیزہ اور غیرت مند عناصر نیز کثیر تعداد میں صاحبانِ منصب و حکومت اور مڈل کلاس کے عوام کے دل ہی نہیں زبان و قلم بھی ہمارے اہداف (اسلامی اہداف) سے موافقت رکھتے ہیں۔

ہم اسرائیل اور عربوں کے گٹھ جوڑ کے مخالف ہیں' اسلامی ممالک کے حکمرانوں پر روز بروز بڑھتے ہوئے امریکی تسلط اور یورپ' ایشیا اور افریقی مسلمانوں کے مسائل سے اسلامی حکمرانوں کی لاپرواہی کے مخالف ہیں۔ ان تمام باتوں کو استکبار ایران میں اسلام کی بالادستی اور ایران کی بڑھتی ہوئی قدرت و اقتدار کا نتیجہ سمجھتا ہے۔ اس لئے وہ اپنے دل میں ایران کے لئے

دیوانگی کی حد تک غیظ وغضب رکھتا ہے۔ جو لوگ ابراہیمیؑ حج، بامعنی حج اور رہنما حج کی مخالفت کرتے ہیں، ان کی مخالفت کی وجہ بھی وہی ہے جس کی بنا پر استکبار غیظ وغضب کا شکار ہے۔ حج کی حقیقت میں غور وفکر کرنا معجزاتی حد تک اس فکر (اسلامی فکر) کو مسلمانوں میں عام کرنے کی تحریک پیدا کر سکتا ہے۔ اس کے علاوہ حج ایک عظیم چوراہہ ہے، جس تک دنیا کے مشرق ومغرب اور شمال وجنوب کی راہیں پہنچتی ہیں، جہاں اسلام اور مسلمانوں کے حوالے سے گفت وشنید اور تبادلِ آراء انجام پا سکتے ہیں۔

میں حج کے اس محشرِ عظیم میں اکٹھے ہونے والے بھائیوں اور بہنوں کو انکسارانہ طور پر نصیحت کرتا ہوں کہ حج میں غور وفکر کریں اور وہ دو اصلی نکتے۔ ایک یہ کہ: خود کو خدا کے حوالے کرنا، فکری طور پر اس ذات کی نزدیکی اور اس کی حقیقی اور خالص بندگی کے ذریعے اس کی قربت پانا، اور دوسرا یہ کہ: شیاطین اور دشمنانِ راہِ خدا سے دوری ونفرت، حج سے حاصل کریں۔ اور خدا کی محبت سے سرشار دل، تقویٰ سے بھرپور نفس اور اسلامی امت کے مستقبل کی نسبت امید سے لبریز روح، اسلامی اہداف کو جامۂ عمل پہنانے کے عزمِ راسخ اور مسلم معاشروں میں اسلامی ثقافت اور اسلامی معارف وقوانین کو فروغ دینے کے مقصد کو لیکر اپنے اپنے ملکوں کو لوٹ جائیں۔ دشمنوں کی کھوکھلی قوت ہماری آنکھوں کو خیرہ نہ کر دے۔ وہ مسلمانوں کی فکری کمزوری اور ان کے انتشار وافتراق سے فائدہ اٹھا کر سادہ لوح جوانوں کو اپنی قوت کئی گنا بڑھا کر دکھاتا ہے۔ جب بھی مستکبرین کے اظہارِ قدرت کو مسلمانوں نے دل سے روکنا چاہا، کامیاب ہوئے ہیں اور استکبار کو شکست ہوئی ہے اور وہ اپنے مقصد میں ناکام ہوا ہے۔ اسلامی جمہوریہ ایران پر ایک نظر ڈالیں اور اس کے حالات کا مشاہدہ کریں، تو آپ کو معلوم ہوگا کہ امریکہ اور اس کے ہمکاروں کی سولہ سالہ عظیم افسانوی دشمنی بھی اس ملک کا کچھ نہیں بگاڑ سکی ہے اور ہمیں خدا نے کامیابی عطا کی ہے۔ آج کا ایران گزشتہ کی نسبت زیادہ کامیاب، زیادہ بانشاط، زیادہ پُر امید اور زیادہ توانا ہے۔ آج امریکہ جو کہ اسلامی بیداری کو روکنے کی جنگ میں پرچمدارِ شیطنت واستکبار ہے، اس نابرابر جنگ میں نہ صرف ناکام ہو

اہے بلکہ وہ اندرونی طور پر اقتصادی، سیاسی اور امنیتی اعتبار سے لاینحل مشکلات میں گرفتار ہے۔ جس طرح کہ سپر پاور رہنے کی خام خیالی اور کوشش میں بھی وہ بُری طرح شکست کھا چکا ہے۔ اور انشاء اللہ آئندہ بھی شکست کے تلخ ذائقے کو چکھتا رہے گا۔

فلسطین کے بارے میں ان کا دیکھا ہوا خواب اب ایک نہ کھلنے والی گرہ بن چکا ہے۔ یا مشرقی افریقہ میں سومالیہ سے بے آبرو ہو کر اس کا نکلنا یا یورپ میں بالکان کے مسئلے میں اس کا بے اثر کردار یا اپنی عزت کو داؤ پر لگا کر چہار گوشۂ عالم میں ایران سے دوسرے ممالک کے روابط تڑوانے کے لئے کوشش کرنے اور اس میں ناکام ہونے پر نظر ڈالیں یا دنیا کے حوادث جیسے ارجنٹائن کے حادثے میں ایران پر الزام لگانے کی بھرپور کوشش اور حقائق کے سامنے آنے کی وجہ سے بے آبرو ہو کر شکست سے دوچار ہونے کو دیکھیں، تو واضح ہو جائے گا کہ سپر پاور ہونے کا خواب بس خواب ہے اور اس کا یہ دعویٰ بھی دیگر بہت سارے دعوؤں کی طرح (جیسے حقوقِ بشر کا طرفدار ہونے کا دعویٰ) حقیقت سے عاری ہے۔

مسلمان اگر معرفت حاصل کریں اور عزم وارادے کے ساتھ دشمن کے مقابلے میں سیسہ پلائی ہوئی دیوار بن جائیں، تو استکبار کی قوت سے بھی طاقتور ہیں۔ استکباری قوتیں انسانی مسائل ومشکلات کے میدان میں غیر معمولی ضعف اور لاعلاج کمزوریوں میں مبتلا ہیں۔ اس لئے اسلام کی عظیم امت تو کجا کسی بھی ملت ومملکت کو، بالخصوص روشن فکر اور راسخ عزم وارادے کی حامل قوموں کو استکبار کے خوف میں مبتلا نہیں ہونا چاہئے۔

میں آخر میں ایک مرتبہ پھر تمام حاجیوں کو حج کے ہر ہر عمل اور شعار میں غور وفکر کی دعوت دیتا ہوں، نیز اللہ تعالیٰ کی لایزال قدرت سے مدد حاصل کرنے اور حبل اللہ سے تمسک رکھنے کی تاکید کرتا ہوں اور امید رکھتا ہوں کہ اپنے دلوں کو حج کے انوارِ الٰہی سے منور رکھنے والے لوگ موردِ تائیدات وتفضلاتِ الٰہی ہوں گے۔ حضرت بقیۃ اللہ الاعظیم (عجل اللہ فرجہ الشریف وارواحنا فداہ) کی پاکیزہ دعائیں ان کے شاملِ حال ہوں گی اور وہ حجِ مقبول، مستجاب دعاؤں، معنوی

ذخائر کے ساتھ اپنے شہروں کو لوٹیں گے۔

والسلام علیکم ورحمۃ اللہ

سید علی حسینی خامنہ ای

ذی الحجہ الحرام ۱۴۱۵ھ

حواشی:

(۱) اور لوگوں کے درمیان حج کا اعلان کردو کہ تمہاری طرف پیدل اور لاغر سواریوں پر دور دراز علاقوں سے سوار ہو کر آئیں گے۔ (سورۂ حج۔ آیت ۲۷)

(۲) اور یقیناً ہم نے ہر امت میں ایک رسول بھیجا ہے کہ تم لوگ اللہ کی عبادت کرو اور طاغوت سے اجتناب کرو۔ (سورۂ نحل۔ آیت ۳۶)

(۳) اللہ کے لئے مخلص رہو اور کسی طرح کا شرک اختیار نہ کرو۔ (سورۂ حج۔ آیت ۳۱)

(۴) پھر تمہارا خدا صرف خدائے واحد ہے تم اسی کے اطاعت گزار بنو۔ (سورۂ حج۔ آیت ۳۴)

(۵) پھر جب سارے مناسک تمام کرلو تو خدا کو اسی طرح یاد رکھو جس طرح اپنے باپ داد کو یاد کرتے ہو بلکہ اس سے بھی زیادہ۔ (سورۂ بقرہ۔ آیت ۲۰۰)

(۶) اپنے لئے زادِ راہ فراہم کرو کہ بہترین زادِ راہ تقویٰ ہے اور اے صاحبانِ عقل ہم سے ڈرو۔ (سورۂ بقرہ۔ آیت ۱۹۷)

(۷) اور اس وقت کو یاد کرو جب ہم نے خانۂ کعبہ کو ثواب اور امن کی جگہ بنایا۔ (سورۂ بقرہ۔ آیت ۱۲۵)

(۸) مجھ سے اپنے اعمال و مناسکِ حج سیکھو۔ (حدیثِ رسولِ اکرمؐ)

(۹) اور آخر تمہیں کیا ہو گیا ہے کہ تم اللہ کی راہ میں اور ان کمزور مردوں، عورتوں اور بچوں کے لئے

جہاد نہیں کرتے ہو جنہیں کمزور بنا کر رکھا گیا ہے اور جو برابر دعا کرتے ہیں کہ خدایا ہمیں اس قریے سے نجات دیدے جس کے باشندے ظالم ہیں اور ہمارے لئے کوئی سرپرست اور اپنی طرف سے مددگار قرار دیدے۔ (سورۂ نسا۔ آیت ۷۵)

(۱۰) اپنے دشمنوں کو دوست مت بنانا کہ تم ان کی طرف دوستی کی پیش کش کرو۔ (سورۂ ممتحنہ۔ آیت ۱)